سوال

(163) کیا قرض مانع زکوٰۃ ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(الف) ایک شخص تجارت کرتا اور غیر ملکی کمپنیوں سے کچھ مدت تک کے لیے ادھار پر معاملہ کرتا ہے۔ ایک سال گزر جاتا ہے اور اس کے ذمہ بہت زیادہ قرض ہے۔ اگر وہ سال گزرنے سے چند دن پہلے ان کمپنیوں کے قرض ادا کر دے تاکہ بطور قرض ادا کی جانے والی رقم کی زکوٰۃ سے بچ سکے تو کیا وہ گناہ گار تو نہ ہوگا؟

(ب) اگر اس کے مال کی تفصیل درج ذیل ہو تو وہ زکوٰۃ کس طرح ادا کرے؟

سال کے اختتام پر سٹور میں موجود مال کی قیمت۔۔۔200000 ریال

اس کے ذمہ قرض۔۔۔300000 ریال

اس نے جو قرض لینا ہے۔۔۔200000 ریال

بینک میں موجود رقم۔۔۔100000 ریال

(ج) بعض رقوم کے ادا کرنے کا وقت تو آ گیا ہو لیکن اس نے ادا کرنے میں کچھ تاخیر کر دی ہو ہاں البتہ ان رقوم کو ادا کرنے کے لیے اس نے انہیں تجوری سے الگ کر دیا ہو اور ادا کیے جانے والے قرض سے بھی انہیں علیحدہ کر دیا ہو تو کیا ان کی زکوٰۃ اسے معاف ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی شخص سال پورا ہونے سے پہلے اپنے ذمہ قرض ادا کر دے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں، خلیفہ راشد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مقروض لوگوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ "وہ زکوٰۃ کا وقت آنے سے پہلے پہلے قرج ادا کر دیں۔ صاحب قرض اگر اپنا کچھ قرض معاف کر دے تاکہ اسے باقی قرض وصول ہو جائے تو اس میں بھی علماء کے صحیح قول کے مطابق کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس میں مقروض کی بھی مصلحت ہے اور قرض خواہ کی بھی اور پھر اس میں سود بھی نہیں ہے۔

سٹور میں موجود سازوسامان کی قیمت پر سال مکمل ہونے پر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی، اسی طرح بینک میں موجود رقم پر بھی سال مکمل ہونے پر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

آپ نے لوگوں سے جو قرض لینا ہے اس میں تفصیل ہے، کہ جو قرض آپ نے خوش حال لوگوں سے لینے ہیں اور جن کے ملنے کی امید ہے تو ان میں سال مکمل ہونے پر زکوۃ ہوگی، کیونکہ اس طرح کے قرض کی مثال بینک میں رکھی ہوئی رقم کی سی ہے اور جو قرض تنگ دست لوگوں سے لینا ہے تو علماء کے صحیح قول کے مطابق اس میں زکوۃ نہیں ہے۔

بعض اہل علم کے بقول قرض کی وصولی کے بعد صرف ایک سال کی زکوۃ ادا کرنا ہوگی، یہ بہترین قول ہے اور اس میں احتیاط بھی ہے لیکن صحیح قول کے مطابق یہ واجب نہیں ہے، کیونکہ زکوۃ ان اموال میں واجب نہیں ہے جن کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ وصول ہوں گے یا نہیں؟؟ اس لیے کہ وہ تنگ دست یا ٹال مٹول سے کام لینے والوں کے ذمہ ہیں اور ان کی مثال مفقود اموال یا گم شدہ جانوروں کی طرح ہے۔

وہ قرض جو آپ کے ذمہ ہے اہل علم کے صحیح قول کے مطابق مانع زکوۃ نہیں ہے۔ آپ نے قرض ادا کرنے کے لیے جو مال الگ کیا لیکن اہل قرض کو واپس لوٹانے سے پہلے اس پر ایک سال گزر گیا تو اس کی زکوۃ ساقط نہ ہوگی بلکہ اس کی زکوۃ آپ کے ذمہ ہوگی، کیونکہ آپ کی ملکیت میں اس پر ایک سال گزر چکا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج2 صفحہ 134

محدث فتویٰ